ابتلائے عالم کا روحانی نسخہ

سید ریاض حسین شاہ

بقائے عالم کا روحانی نسخہ

خطبات

(18)

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری، راولپنڈی پاکستان
0322-4301986
042-35803858

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج ہماری دنیا کی حالت ابتر ہے۔ آلودگی نے کوئی جگہ ایسی نہیں چھوڑی جہاں وہ مسلط نہ ہو۔ انسانیت دشمنی کے آتشیں حالات گھر گھر اتر کر رقص کر رہے ہیں۔ کائنات وحشت اور بربریت کا شکار ہے۔ ”سازشی کرونا“ طرزِ حکومت کا نام ہو گیا ہے۔ یہودیوں کا اندھا پیسہ سامری سنار کی یادیں تازہ کر رہا ہے۔ روحوں کے پرندے اضطرابات کی مسموم فضا میں دل سوز طریقے کے ساتھ پھڑ پھڑا رہے ہیں۔ پرسکون زمین کا چپہ چپہ انسانوں کی سفا کی کا شکوہ کر رہا ہے۔ ستاروں نے یزیدی مظالم کے خونچکاں رویے دیکھ کر آنکھیں موند لی ہیں۔ بوڑھوں کو جبری موت کے یہودی اقدام سے دریاؤں کے کلیجے بھی اُبل رہے ہیں۔ زندگی لفظ بھی مہمل ہو کر رہ گیا ہے۔ آج کے ظالم کافر جاہلیت کی روایت دہرا رہے ہیں۔ دھرتی میدانِ حرب بن چکی ہے۔ شہروں میں لاشیں لے لے کر شہرِ خموشاں کی رونق بڑھ رہی ہے اور بازار ”لاک ڈاؤن“ کی وحشتوں کے ہاتھوں قبرستانوں کی طرح نظر آتے ہیں۔ تیتر، مینائیں اور بلبل اداس ہیں اور چمگادڑوں کی تاج پوشی پر سیم و زر نچھاور کیا جا رہا ہے۔ آؤ ایسے ماحول میں حضور ﷺ کی چند احادیث اور ان کے مضمرات پر غور و فکر کر لیتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت کے نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت جم جائے گی اور شراب کثرت سے پی جائے گی اور زنا اعلانیہ کیا جائے گا“۔ (بخاری شریف)

ایک دوسری حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں تمہیں ایک حدیث سنانے لگا ہوں میرے بعد تمہیں کوئی یہ حدیث نہ سنائے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی اور زنا ظاہراً اعلانیہ کیا جائے گا اور عورتوں کی کثرت ہوگی اور مرد کم ہوں گے یہاں پچاس پچاس عورتوں پر ایک نگہبان فرد ہوگا''۔ (کتاب العلم بخاری شریف)

یہ بات پلے باندھ لیں

جن احادیث کا ذکر میں نے اپنے ابتدائی خطبے میں کیا ان میں قیامت کی نشانیاں ایک لحاظ سے پانچ اور ایک لحاظ سے چار بیان کی گئی ہیں:

(1) فقدان علم ہوگا اور جہالت ہر سو جم جائے گی

(2) شراب نوشی

(3) اعلانیہ زنا کاری

(4) عورتوں کی کثرت

(5) اور مردوں کی قلت

دوسری روایات میں فتنہ کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

پانچ چیزیں

نظام عالم کے قائم رہنے کا انحصار پانچ چیزوں پر ہے۔ سب سے پہلی چیز دین ہے۔ قیامت کی نشانی یہ ہے کہ لوگوں کا اعتماد دین پر کمزور ہو جائے گا۔ مذہب برائے نام رہ جائے گا۔ دساتیر مذہب شستہ کر دیے جائیں گے۔ مذہب کو برائے نام بھی اگر کوئی شخص مانتا ہے پھر بھی وہ کچھ حدود اور قیود میں ہوتا ہے۔ جہاں مذہب نہ ہو وہاں دیکھا گیا ہے کہ معاشرہ

افراط اور تفریط کا شکار ہوتا ہے۔ مظالم بڑھ جاتے ہیں اور معاش بگڑ جاتا ہے۔

دین کی بقا

دین کی بقا کا انحصار علم پر ہوتا ہے۔ علم نظام عالم کا اہم ستون ہے۔ اگر علم کے سرچشموں کو بدنیتی کی مٹی سے بھر دیا جائے تو پھر قیامت ہی بچ جاتی ہے۔ مذہبی جتنی کتابیں ہیں وہ علم کی نہریں ہیں اور قرآن علم کا سمندر ہے۔ حضور ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ آخرِ زمانہ میں قرآن کا صرف نام بچ جائے گا اور اس کے الفاظ اور صفحات شستہ ہو جائیں گے بات جب وحی سے ہٹ جائے اور دماغ خود مذہب تراشنے لگ جائیں تو پھر جہالت ہی بچ جاتی ہے۔ جس معاشرے کا جتنا گہرا تعلق آسمانی کتاب سے ہوگا وہ اتنا ہی محکم اور مستحکم ہوگا۔ یہ اسلام کا دینی علم ہی ہے جس کی بدولت انسان ہر طرح کی تباہی سے بچ سکتا ہے۔ اصل میں قرآن اور حضور ﷺ کی سنت کا علم جہاں عام ہو وہاں امن اور سلامتی اور صلح و آشتی کے گہوارے نظر آ سکتے ہیں۔ یہ قرآن اور حدیث کا علم ہی ہے جس کی روشنی انسان کی جسمانی، جذباتی، ذہنی، مادی، اخلاقی، روحانی اور تخلیقی زندگی اور انسانیت کے امکانات تک پھیلی ہوتی ہے۔ جہالت تو گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے انسانوں کی حتی المقدور کوشش ہونی چاہیے کہ وہ جہالت سے بچیں اور دین اور علم کی روشنی میں رہیں۔

اگر مجھے معاف کر دیا جائے تو میں برملا یہ کہہ دوں کہ علم نور ہے اور جہالت ظلمت ہے۔ علم مکتبوں اور مدرسوں کا نام نہیں اور علم کتابیں جمع کرنے کی ریاضت بھی نہیں۔ آج کل کمپیوٹر کا بڑا شہرہ ہے۔ یہ بھی اصل میں توانائی کی ایک لہر کا محتاج ہے۔ اصل میں واصفؒ نے صحیح کہا علم تو حقائق کے ادراک کا نام ہے اور وہ فطرت کا ایک ملکوتی تحفہ ہے۔ جیسے نظارے دیکھنے کے لیے آنکھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے ہی علم جذب کرنے کے لیے دلوں اور ذہنوں کا قوت جاذبہ سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔ اصل میں علم مرشد کی نظر، سچی طلب، حسن ارادت اور آہ سحر گاہی سے ملتا ہے کبھی کبھی نسیم صبحگاہی کے کسی کے دامن کا عطر مشام طلب کی روزی بنا دیتی ہے۔ یہ بات سمجھ میں رکھیں کہ کتابیں جمع کرنے والے علم کی لذت سے آشنا ہوں یہ ضروری نہیں کبھی کبھی مولانا روم کی

کتابیں تالاب میں پھینک دینے والا علم کی لہروں کا زیادہ واقف ہوتا ہے۔اس پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر عالم عارف نہیں ہوتا لیکن ہر عارف عالم ضرور ہوتا ہے۔ بے شک وہ بے پڑھا ہو۔

شراب کی تباہ کاریاں

علامہ شمس الدین ذھبی کتاب الکبائر میں لکھتے ہیں:

''خمر اس چیز کو کہتے ہیں جو عقل کو مستور کر دے۔ وہ تر ہو یا خشک ہو، کھانے کی ہو یا وہ پینے کی ہو''۔

شراب چونکہ عقلی قوتوں کو تباہ کرتی ہے۔قیامت کے قریب نشے اور سوٹے غور، فکر اور تدبر کو ختم کر دیں گے۔حماقتیں اور بے وقوفیاں زیادہ ہوں گی۔ بے عقل آدمی خود ہی اپنی تباہی کے لیے کافی ہوتا ہے۔

خلیل جبران کا کہنا ہے:

''عقل جب کسی آدمی کو اپنی طرف بلائے تو اس کی دعوت پر لبیک کہنا چاہیے۔
عقل دراصل دل کی گہرائیوں سے ہم کلام ہو تو وہ حرص و آز سے بچا لیتی ہے۔
عقل کی حیثیت مرشدِ کامل کی ہوتی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ عقل کے ساتھ علم ہو تو یہ منفعتوں کے دروازے کھولتی ہے علم نہ ہو تو عقل اکیلے کچھ نہیں کر سکتی''۔

قرآن مجید نے بے شک محبت پر بھی زور دیا ہے لیکن جتنی دعوت عقل کے استعمال کی دی ہے وہ قرآن ہی کا حصہ ہے۔ عقلمندوں کی صحبت عقل کو بڑھاتی ہے اور احمقوں کی صحبت میں عقل خود ذلیل ہو جاتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شراب سے بچو اس لیے کہ یہ ام الخبائث ہے''۔

شہوانی قوت کی بے اعتدالی

بعض عملی قوتیں جو انسان میں ودیعت کی گئی ہیں ان کے اعتدال سے جس طرح محاسن

وجود میں آتے ہیں اسی طرح ان کی بے اعتدالیوں سے کبائر وجود میں آتے ہیں۔اس بات کو سمجھ لیا جائے کہ تمام اعتقادی خرابیوں کا سرچشمہ قوت نظری کی غلط کاری ہے۔اسی طرح خالقِ کائنات کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کا سبب قوت شہوانی کی بے اعتدالی ہے۔

(فضل الباری)

قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا

''اور زنا کے قریب تک نہ جاؤ بلاشبہ وہ انتہا درجہ کی بے حیائی ہے اور بہت ہی بُرا راستہ ہے''۔

شہوانی قوتوں کا بے محابا غلط استعمال شخصیت کو پائمال کر دیتا ہے۔وجود سے خیر کے چشمے اور سوتے خشک ہوجاتے ہیں اور انسان عجیب قسم کی نفسیاتی الجھنوں میں گرفتار ہوجاتا ہے۔اعتماد نفسی نہ ہونے کی وجہ سے اکثر فیصلے غلط ہوتے ہیں۔ذہن اور دماغ ذہول کا شکار ہوجاتا ہے۔اگر یہ مرض حد سے بڑھ جائے تو انسان مجلسی وقار سے محروم ہوجاتا ہے۔حافظے کی تباہی کی وجہ سے یاد رکھی جانے والی باتیں بھول جاتی ہیں اور بھول جانے والی باتیں وسوسوں کی صورت اختیار کرجاتی ہیں۔تخلیقی کام کے سوتے خشک ہوجاتے ہیں۔جنسی بے اعتدالی سے نظامِ نسب تباہ ہوجاتا ہے۔دیکھا جائے تو اقوام عالم کا نظام نسب کی دیانت پر ہی قائم ہے۔یہ بات ٹھیک ہے کہ زنا اور بدکاری نسب کی شناخت کو فنا کر دیتی ہے۔

نفس کی تباہی سے مراد کیا ہے؟

حدیث شریف کے اس بیان سے سمجھ یہی آتی ہے کہ قیامت جب قریب ہوگی تو تلف نفس ہوگا۔معنیٰ یہ کہ انسانی جانیں ضائع ہوں گی قتل مقاتلے زیادہ ہوں گے نفس کی تباہی سے مراد انسانی ذات کی نفسیاتی حالت بھی ہوسکتی ہے۔قاتل شخص اللہ کے عذاب میں ہوتا ہے۔وہ انسانیت کے وقار کو تار تار کر دیتا ہے۔اور نفسانیت سے مراد گناہوں کی طرف رغبت لیا جائے تو پھر اخلاقی

پائمالی کا یہ غیر انسانی مرحلہ ہے جس میں انسان کے پاس کچھ بھی نہیں بچتا۔

اموال کا صحیح استعمال

قیامت جب قریب ہوگی تو اموال کا استعمال خیانت کا شکار ہو جائے گا۔ کہیں بخل کی سیاہ بدلیاں پریشانی کا سبب بنی ہوں گی اور کبھی فضول خرچیوں کے طوفان تباہیاں لا رہے ہوں گے۔ فرد کی سطح پر تو زیاں ہوگا ہی لیکن اجتماعی سطح پر یہ صورت سرطان بن جائے گی۔ نظام عالم کو قائم رکھنے کے لیے نبوی نظام کے سوا کوئی پائیدار راستہ انسانوں کے پاس ہے ہی نہیں۔

بے اعتدالی کا ایک خطرناک راستہ

زیر بحث احادیث میں قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی گنی ہے کہ پچاس پچاس عورتوں پر قیّم ایک ہوگا۔ بلاشبہ قوام اور قیّم عورتوں پر خاوند اور مرد ہی ہوتا ہے لیکن یہاں حدیث میں قیّم کا معنیٰ نگہبان ہوگا وہ شخص جو کسی جماعت کی معاشی اور معاشرتی ضرورتیں پوری کرے وہ قیّم ہوگا۔ یہاں اشارہ اس طرف ہے کہ قرب قیامت میں عورتوں کی تعداد کثیر ہوگی اور مرد کم ہوں گے یہ مطلب نہیں کہ چار تک شادیوں کی اجازت ہوگی۔ حدیث کے ٹکڑے سے مراد عورتوں کی کثرت ہوگی۔ آفات، جنگوں اور حربی میدانوں میں مرد ختم ہو جائیں گے اور یہ صورت حال پیش آئے گی۔

کتاب العلم کی ایک اور حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دین کا علم اُٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی اور طرح طرح کے فساد پھیلیں گے اور ''ھرج'' بہت ہوگا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھرج کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو ترچھا ہلایا اور یوں قتل کے زیادہ ہونے کی

طرف اشارہ فرمایا''۔

میرے خطبے کا خلاصہ یہ ہے کہ نظام عالم کی بقا کے لیے پانچ چیزوں کی حفاظت ضروری ہے:

(1) دین

(2) نسب

(3) علمِ دین

(4) مال اور نفس

(5) اچھے مسلمان وہی ہوتے ہیں جو جہالت، بے دینی، بدکاری، اضاعت مال اور قتل وغیرہ سے بچتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

دعا اور مناجات

میرے رب!

میرے پروردگار!

میری، میری اولاد اور سب لوگوں کی نگہبانی کرنے والے پالن ہار

پروردگار!

زندگی دبیز دھندلکوں میں ملفوف ہے!

زندگی کی غار روشنیوں سے محروم ہے!

روح محرومیوں کی وجہ سے سسکیاں بھر بھر کر رو رہی ہے

لیکن خشک آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی پکار بے معنیٰ ہو کر رہ گئی ہے

میں محسوس کر رہا ہوں!

رات کے آنسو کنول کی پتیوں پر لرزاں ہیں

چاند بھی اشکبار ہے

دل جیسے ٹوٹا ہوا دیا ہوتا ہے

نسیم شب درد سے کراہ رہی ہے

میری درخواست اور دعا بھی بے منزل ہو چکی ہے

میں مانگوں بھی تو کیا مانگوں

تھکے ماندے لفظوں کو قبولیت کا غسل دے دے

میری، میرے ماں باپ، میری اولاد، میرے لفظوں کے قاری

اور میرے سنگیوں کو معاف کر دے

نزع کا وقت آسان کر

اور آسانیاں پیدا فرمانا

برزخ کی زندگی

اور

آخرت کی زندگی

سکون والی بنا دینا

اور اپنے بندے کو دوسروں کے لیے مفید کر دے

آمین آمین آمین

یا رب العلمین

وصلی اللہ علی رسولک وعلی آل حبیبک وسلم آمین یا کریم یا کریم